Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۲۹ شہادت ۱۳۵۲ ہش - ۲۹ اپریل ۱۹۷۳ء	نمبر ۹۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے اموال کو ایسی جگہ خرچ کرو جو ہمیشہ کی راحت و آسائش کا موجب ہو

اگر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھو گے تو سمجھو کہ تمہیں سب کچھ مل گیا

"دُنیا تو ایسی ہے کہ ؎ کارِ دُنیا کسے تمام نہ کرد

اللہ تعالیٰ کا یہ ایک سربستہ راز ہے جو کسی پر نہیں کھلا کہ موت کس وقت آجاوے۔ پھر جب موت آگئی تو سب مال و اسباب یہاں کا یہاں ہی رہ جاتا ہے اور بعض اوقات اُس کے وارث وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو اگر مرنے والا زندہ ہوتا تو ایک حبّہ بھی ان کو دینا پسند نہیں کرتا تھا۔ پھر کیسی غلطی ہے کہ انسان اپنے مال کو ایسی جگہ خرچ نہ کرے جو اس کے لئے ہمیشہ کے واسطے راحت و آسائش کا موجب ہو جاوے۔ مَیں حیران ہوتا ہوں جب یورپ کی طرف دیکھتا ہوں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے کے لئے ان میں اس قدر جوش اور سرگرمی ہے اور ہم میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔ یہ کس قدر بد قسمتی ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کرلیں۔ اگر اُسے خوش کریں تو سب کچھ مل سکتا ہے۔ مگر ان کی یہی تو بد قسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ خدا جانے یہ بے پرواہی کیا نتیجہ پیدا کرے۔ دین کی کچھ بھی پرواہ اور غیرت نہیں۔ باہم اگر جنگ و جدل ہے تو اس میں شیخی، ریاء، عُجب مقصود ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور اسکی عظمت۔ لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے اور اُس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴، ۲۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۸ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:- "فلو کی تکلیف چل رہی ہے اور حرارت بھی ہے" احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۲۸ شہادت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ - ۲۸ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی آیات (سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۸) اور متعدد احادیث نبوی کی رُو سے عام قوانین قدرت اور قضاء قدر کے نتیجہ میں رونما ہونیوالے مصائب اور دکھوں کی حکمت واضح کر کے تفصیل سے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے مواقع پر مومنوں کو صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و انعامات کا مورد بننے کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ایسے مواقع پر مومنوں کے حوصلے پست نہیں ہوتے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بلند ہو جاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے اور زیادہ مستعد ہو جاتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام
جلسہ سیرۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

لاہور - مورخہ ۶ رمئی بروز اتوار صبح ۹½ بجے "مسجد دارالذکر" میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوگا۔ ممبرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی کوشش فرماویں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا تازہ ارشاد

"بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے!"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۰ شہادت/اپریل ۱۳۵۲ہش/۱۹۷۳ء میں فرمایا:-

"صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ سالِ رواں کا بجٹ پورا کرنے میں قریباً تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے اب انتہائی کوشش اور جدوجہد اور پوری لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ چند روز ہوئے مَیں نے جماعتوں کے امراء اور مربی صاحبان کی طرف خطوط بھی بھجوائے تھے کہ وہ بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے۔ بلکہ حسب روایات سابقہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے"

وقت بہت کم ہے۔ فوری توجہ فرما کر ممنون فرماویں۔ (ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل، دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ شہادت ۱۳۵۲ ہش

ربّ اور عبد کے باہمی تعلّق کی نوعیّت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس امر کا بار بار ذکر فرمایا ہے کہ وہ ایمان لانے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کا دوست ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ آیت ۲۵۸)

یعنی اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

(۲) وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ (الجاثیہ آیت ۲۰)

اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مومنوں اور متّقیوں کے ساتھ اپنی اس دوستی کا مختلف پیرایوں اور مختلف رنگوں میں ذکر کیا ہے اور بار بار کیا ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ دوستی کے تقاضوں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اللہ جن مومنوں اور متقیوں کے ساتھ دوستی کرتا ہے ان کے ساتھ دوستی کو کس طرح نبھاتا ہے۔

جہاں تک دوستی کے تقاضوں کا تعلق ہے ہر شخص جانتا ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کا نرمی گرمی، عُسر اور یُسر ہر حال میں ساتھ دیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک شخص دوسرے کا دوست بھی ہو اور وہ مصیبت اور تکلیف کے وقت اس کا ساتھ نہ دے۔ دوسرے لوگ خواہ اس کا ساتھ چھوڑ جائیں لیکن حقیقی دوست اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا، بالخصوص مصیبت کے وقت میں وہ سایہ کی طرح اس کے ساتھ رہتا ہے اور اس مصیبت کو دُور کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو مومنوں اور متّقیوں کا دوست ہے ان کا کسی حال میں بھی ساتھ نہیں چھوڑتا بلکہ ہر مشکل، دُکھ اور مصیبت کے وقت میں وہ اُن کے کام آتا ہے اور اپنی قدرتِ کاملہ سے ان کی بگڑی بنا دیتا ہے۔ ان کی مشکل کو آسانی میں، ان کے دُکھ کو سُکھ میں، ان کی تکلیف کو راحت میں اور ان کی مصیبت کو رحمت میں بدل دیتا ہے۔ اسی لئے اُس نے فرمایا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (الاعراف آیت ۱۹۷)۔ اور اللہ نیکوں کا ساتھ دیتا ہے۔

دوستی کا ایک اور اہم اور بنیادی تقاضا یہ ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کا دوست بن جاتا ہے تو وہ جس شخص کے ساتھ دوستی کا دم بھرتا ہے اس کی حتی المقدور والطاقت ہر بات ماننے اور ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اسکی باتیں مانتا چلا جاتا ہے لیکن کبھی کبھار ایسا بھی موقع آجاتا ہے جب وہ اُس شخص سے اپنی بات منوانے پر اصرار کرتا ہے۔ اُس شخص کے دل میں اگر اپنے دوست کی دوستی کی قدر ہوتی ہے تو وہ اسکی وہ بات ماننے میں پس و پیش نہیں کرتا بلکہ فوراً ہی سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی جو مومنوں اور متقیوں کا دوست ہے ان کی باتیں مانتا اور اس طرح ان کی مرادیں انہیں عطا کرتا چلا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی وہ ان سے اپنی بات بھی منواتا ہے اور مومن اور متقی ایسے مواقع پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے تسلیم و رضا کا ایسا شاندار نمونہ پیش کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اس نمونہ سے راضی ہو کر انہیں پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازنا شروع کر دیتا ہے اور پھر نوازتا ہی چلا جاتا ہے۔ جہاں تک دوستانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی باتیں ماننے اور انہیں ان کی مرادیں عطا کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ اُس سے مانگیں وہ انہیں اپنی جناب سے عطا کرے گا۔ جیساکہ فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن آیت ۶۱) یعنی تم مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرنا فی الاصل دوستی کے اس تقاضہ کو پورا کرنے کے مترادف ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کی بات مانتا اور اس کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے کوئی چیز اور کوئی بات بھی اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں اس لئے جب وہ دوستانہ رنگ میں اپنے بندے کی دعا قبول کرتا ہے تو اسے اس کی مُراد عطا کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دُعائیں قبول کرتا اور انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔

جہاں تک دوستانہ رنگ میں کبھی کبھی اپنے بندوں سے اپنی بات منوانے کا تعلق ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے اُس نے فرمایا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ اور (اے رسولؐ!) تو (آزمائش کے دوران) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے۔ (وہ خوشخبری یہ ہے کہ) وہ لوگ کہ اُن پر جب کوئی مصیبت آئے (تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُس کے ربّ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہی باور کرایا ہے کہ جس طرح میں دوستانہ رنگ میں تمہاری اکثر دُعائیں قبول کرتا اور تمہیں تمہاری دِلی مُرادیں عطا کرتا ہوں اسی طرح کبھی کبھی دوستی کے تقاضے کے طور پر میں تم سے اپنی بات بھی منواؤں گا اور وہ اس طرح کہ تمہیں کبھی خوف یا بھوک یا مالوں اور جانوں اور ثمرات کی کمی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اگر تمہارے دل میں میری دوستی کی حقیقی قدر ہوگی تو تم اس کمی اور نقصان کو بطیبِ خاطر برداشت کرو گے۔ ایسے وقت میں تمہاری طرف سے دوستی کے اس اظہار پر میں ہمیشہ کی طرح تمہارا ساتھ دیتے ہوئے تمہیں پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازوں گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ربّ اور بندہ کے تعلق کی دوستانہ نوعیت اور اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی ایک خاص سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے۔ کبھی وہ انکی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے جیساکہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اسکی مرضی کے موافق کام کرتا ہے، اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اُس سے منوانا چاہتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیساکہ ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابت دعا کا وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضا و قدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے جیساکہ فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ پس ان دونوں آیتوں کو ایک جگہ پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ دُعاؤں کے بارہ میں کیا سُنّت اللہ ہے اور ربّ اور عبد کا کیا باہمی تعلق ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹)

پس ایک حقیقی مومن کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ ہر حال میں راضی برضاءِ الٰہی رہے۔ بالخصوص قضا و قدر کے ماتحت رونما ہونے والے تکلیف اور صدمہ کے اوقات میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائے اور نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت دے کہ اس کا رُواں رُواں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ پکار رہا ہے۔ اور پھر اس امر پر دلی بصیرت کے ساتھ یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ کھلنے والے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مرحوم

کی

یاد میں

مرتبہ:۔ جناب عاصم جمالی صاحب بہاولپور

ملک کے ادیب شہیر اور مشہور محقق مکرم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی گذشتہ سال اکتوبر ۱۹۷۲ء میں علمی ادبی حلقوں کو سوگوار چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم شیخ صاحب مرحوم کی علمی و ادبی خدمات سب سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں جن کا اعتراف ۱۹۷۰ء میں آپ کو دیئے جانے والے دس ہزار روپیہ کے صدارتی ایوارڈ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ آج کے اس مضمون میں خاکسار موصوف کی یاد تازہ کرنے کے لئے چند معلومات کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء کو دہلی کے قریب ایک گاؤں "پالہ" میں پیدا ہوئے۔ زندگی کا بیشتر حصہ اپنے آبائی مکان واقع پانی پت میں بسر کیا۔ یہ مکان محلہ انصار میں اس مکان کی پشت تھا جس میں مولانا الطاف حسین حالی مرحوم پیدا ہوئے تھے۔ موصوف اپنے بچپن۔ جوانی اور بڑھاپے کے بارے از راہ کسر نفسی لکھتے ہیں :۔

"بچپن کھیل کود میں۔ جوانی طلسم ہوشربا جیسی داستانوں فسانہ عجائب۔ گل بکاؤلی۔ آرائش محفل۔ طوطا کہانی جیسے قصوں اور مولوی عبدالحلیم شرر کے ناولوں کے پڑھنے میں ضائع کی یا کسی قسم کی لیاقت اور کسی قسم کی قابلیت پیدا نہ کی اور اب بڑھاپے میں عمر رفتہ پر بیٹھا افسوس کر رہا ہوں نہ معلوم کب بلاوا آجائے اور میں مرحوم ہو کر رہ جاؤں۔"

آپ مزید اپنے بارے میں لکھتے ہیں :۔

"لکھنے پڑھنے کا شوق بچپن سے تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ایک روز بازار میں جا رہا تھا مولوی سید وحید الدین سلیم پانی پتی (سابق پرائیویٹ اسسٹنٹ سرسید) ایک دکان پر بیٹھے تھے میں سامنے سے گذرا تو مجھے اشارے سے بلایا اور میرا نام و پتہ پوچھ کر فرمانے لگے تمہارا چہرہ کہہ رہا ہے کہ تم اچھے مصنف اور کامیاب ادیب ہو گے۔ میرے پاس میرے مکان پر آیا کرو۔ میں تمہیں مضمون نگاری سکھاؤں گا پھر تم مشہور انشا پرداز بن جاؤ گے میں نے جواب دیا کہ مولوی صاحب! میں تو کسی سے کچھ سیکھتا سکھاتا ہوں نہیں۔ مضمون نگاری آنی ہو گی تو خود آجائے گی مولوی صاحب نے کہا تمہاری مرضی اور میں چلا آیا۔"

سالہا سال بعد جب ایک موقعہ پر مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی کی آپ سے ملاقات ہوئی تو

"مجھے دیکھتے ہی بڑی محبت سے گلے لگا لیا اور کہنے لگے تمہارا طویل مضمون "سنسکرت کے عربی اور فارسی تراجم" میں نے رسالہ اردو میں بڑے شوق سے پڑھا۔ نہایت عمدہ اور فاضلانہ مضمون ہے۔ میں نے حیدر آباد میں اسے اپنے پلنگ کے سرہانے رکھا ہوا ہے۔"

بعد میں وحید الدین ۔ ۔ ۔ ۔ سلیم نے اس مضمون کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا۔ آپ نے سب سے پہلا مضمون ریل گاڑی پر لکھا اور مولوی محبوب عالم صاحب کے اخبار انتخاب لاجواب کو بھیجا تو مدیر مذکور نے لکھا

"پانی پت کا ہر شخص حالی نہیں بن سکتا۔ تمہارا مضمون کوڑی کام کا نہیں۔ اس لئے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا" شیخ صاحب موصوف نے اس تلخ جواب کا برا نہ مانا اور ہمت ہاری نہ تھی۔ حتیٰ کہ ایک موقعہ پر اس مدیر نے آپ کے مضمون کو اپنے اخبار میں نمایاں جگہ دی اور آپ کو لکھا ہم بڑی خوشی سے یہ شاندار مضمون شائع کر رہے ہیں اور ہم نے اس پرچہ کی کچھ زائد کاپیاں چھپوائی ہیں۔

۱۹۱۴ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کے انعامی مقابلہ میں سب سے پہلی کتاب بچوں کے لئے لوریاں اور پہیلیاں لکھی جو سب سے بہتر کتاب قرار دی گئی عجیب اتفاق ہے کہ آپ کی آخری کتاب بھی بچوں کے لئے تھی۔ یعنی ایمان کی باتیں درمیان کے تمام عرصہ میں مختلف ادبی و تاریخی کتابیں لکھیں۔ اخبارات و رسائل میں ہزارہا مضامین مختلف موضوعات پر ملک کے ممتاز جرائد و رسائل میں لکھے۔ کل کوئی ساٹھ کے قریب کتابیں لکھیں اور آٹھ اخبارات و رسائل کے ایڈیٹر بھی رہے۔

آپ کی مرتبہ مصنفہ کتابوں میں سے بعض کا تذکرہ آپ کے اپنے الفاظ میں سنئے۔

"جواہرات حالی (مولانا حالی کی غیر مطبوعہ نظمیں) مسدس (میری چالیس سالہ محنت کا نتیجہ) سرسید کا سفر نامہ لندن مقالات سرسید (۱۶ حصے) سیرۃ ابن ہشام اردو ایڈیشن اور تاریخ اشاعت اسلام جو میری سب سے زیادہ اہم اور سب سے بہتر تصنیف ہے جو کتابیں زیر ترتیب یا زیر تالیف ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں مولانا حالی کی مفصل سوانح عمری جس کا مواد میں ۱۹۱۴ء سے جمع کر رہا ہوں مناہیر یاد داشت۔ طبقات ابن سعد۔ ترجمہ کتاب الاصنام از ہشام کلبی۔ مفصل تاریخ اسلام جس کے مختلف حصے بنی عباس تک ہو چکا ہوں۔ تاریخ تمدن اسلام۔ تاریخ مشاہیر اسلام۔ جغرافیہ تاریخ اسلام۔ سرسید کا سفر نامہ پنجاب۔ کلیات نثر حالی۔ کلیات نظم حالی اور تاریخ اخبارات و رسائل جس کا مواد ۱۹۲۶ء سے جمع کر رہا ہوں۔ مگر اب جبکہ تمام نوی گم زدہ ہو گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ بظاہر امید نہیں کہ یہ نامکمل مسودات مکمل ہوں۔

تقسیم ملک پر اپنے پاکستان کے بعد کے واقعات کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"تقسیم ملک کے بعد میں بحالی تباہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور پہنچا۔ ڈیوس روڈ کی ایک کوٹھی کی ایک کوٹھڑی میں مجھے بمشکل سے جگہ ملی۔ لیکن حالت بڑی ناگفتہ بہ تھی نہ کھانے کو پیسہ تھا نہ بدن پر کپڑے پورے تھے نہ پاس کوئی بستر تھا نہ سونے کے لئے کوئی پلنگ اور نہ بیٹھنے کے لئے کوئی فرش تھا۔ میں نے اسی بیکسی اور بے بسی اور ناداری اور محتاجی کی حالت میں چند مقامی ایڈیٹروں کو خط لکھا کہ اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی لکھنے پڑھنے کا کام ہو تو مجھے دیجئے تاکہ اپنی زندگی کو قائم رکھ سکوں جس پر حافظ محمد عالم مالک رسالہ عالمگیر نے فوراً تانگہ بھیج کر مجھے بلوایا۔ میری نہایت پرتکلف دعوت کی اور فرمایا کہ اسلامی تاریخی افسانوں کا ایک مجموعہ میرے لئے لکھ دو۔ میں تمہیں تین سو روپے دوں گا۔ بلا مبالغہ مجھے اس وقت یہ معلوم ہوا کہ یہ مجھے تین لاکھ روپے دینے کا وعدہ کر رہے ہیں میں نے کہا بڑی خوشی کے ساتھ مگر ایک سو روپیہ پیشگی مرحمت ہوں۔ تاکہ اپنی حالت کچھ درست کر سکوں اور کھانے پینے کا کچھ سہارا ہو۔ فوراً بلا تامل ایک سو روپیہ کا نوٹ انہوں نے میرے ہاتھ میں دے دیا اور میں نے ایک مہینے میں ان کو کتاب لکھ دی جس کا نام جگمگاتے تارے تھا۔ اور جو پاکستان میں میری سب سے پہلی تصنیف ہے۔

کتاب لکھنے کے بعد حافظ صاحب نے فرمایا کہ اب تم رسالہ عالمگیر کی ایڈیٹری سنبھالو دو سو روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی۔ اور میں نے کام شروع کر دیا لیکن میرا ایک کلرک بہت ہی خبیث طبیعت کا انسان تھا۔ اس نے میری جھوٹی شکایتیں حافظ صاحب سے کرنی شروع کیں۔ حافظ صاحب کانوں کے کچے تھے ہر شکایت کو وحی و الہام سمجھتے چنانچہ روز مجھ پر اعتراضات ہونے لگے۔ میری خوددار طبیعت نے اس حال کو گوارا نہ کیا اور استعفیٰ دے کر گھر بیٹھ گیا اور اب تک بیٹھا ہوں۔

فسادات ۱۹۴۷ء کے وقت میرے تمام قیمتی مسودات میری عظیم الشان لائبریری پرانے اخباروں اور قدیم رسالوں کا نہایت بیش بہا ذخیرہ سب کا سب پانی پت رہ گیا۔ بہت تھوڑے سے مسودات میرے بیٹے خواجہ اور مبارک احمد محمود منشی پاکستان لا سکے

... ہی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ بواجے بو سیرالیون کی سرگرمیاں

بوساطت جناب مہتمم صاحب مجالس بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون پاکستان بہت سے ملکوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں جو احمدی نوجوانوں کی علمی دینی اور روحانی تربیت کے فریضہ کی ادائیگی میں اہم رول ادا کر رہی ہیں۔ سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک ایسا ملک ہے جہاں جماعت احمدیہ نے ملکی و قومی ترقی کے لئے اہم خدمات انجام دی ہیں اور جس کے لئے دوست دشمن سب معترف ہیں۔

سیرالیون کے ایک شہر بواجے بو کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم لطیف احمد صاحب لکھتے ہیں کہ سیرالیون کے مشرقی صوبہ کے انچارج مکرم اے آر خالد صاحب نے جب یہ خوشخبری سنائی کہ جناب امیر صاحب سیرالیون جماعت کے دورہ کا پروگرام ترتیب دیا جا رہا ہے تو خاکسار نے درخواست کی کہ اس مجوزہ دورہ کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ بواجے بو کو مزید وقت دیا جائے۔ مجلس کی درخواست کو جناب امیر صاحب نے شرف قبولیت بخشا۔ اور اس کی اطلاع سب خدام کو بذریعہ سرکلر دی گئی۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء کو بعد نماز مغرب سیکنڈری سکول کے کمپاؤنڈ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں پڑھانے کے بعد مکرم امیر صاحب مکرم خالد صاحب اور مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کے ہمراہ ٹھیک ۸ بجے شام سکول میں تشریف لائے تمام خدام نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔

مہمان خصوصی کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم ابراہیم کاونیٹے صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خدام سے عہد دہرایا۔ بعدہ مکرم صلاح کروما صاحب معتمد مجلس بواجے بو نے مہمان خصوصی کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جناب کروما صاحب ہمارے اسکول کے پرانے طالب علم ہیں اور آج کل استاد لگے ہیں۔

آپ نے گذشتہ سال احمدیت قبول کی تھی۔ مجلس کے [illegible] مختصر بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ۱۹۷۰ء میں سب سے پہلے ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیرالیون کے دورہ پر BO تشریف لائے تو بواجے بو کے ۸۰ نوجوانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور اقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور احمدیت اختیار کی تو شدت سے یہ محسوس کیا گیا کہ ان نئے احمدی نوجوانوں کی اسلامی شعار کے مطابق تربیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی جائے۔ چنانچہ مکرم لطیف احمد صاحب کو قائد مقرر کیا گیا اور آپ کی قیادت میں مجلس باقاعدگی سے ماہوار اجلاس، تبلیغی جلسے سالانہ اجتماع اور کھیلوں کے پروگرام کرا رہی ہے۔ ان سب سرگرمیوں میں خدام بہت ذوق شوق سے حصہ لیتے ہیں۔

معتمد صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد MR JIBAO BOCKARIE نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر طائف کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر ہمارے ایک نئے احمدی طالب علم مکرم احمد ماکانا صاحب کی تھی۔ آپ نے اس سال کے شروع میں احمدیت قبول کی ہے۔

آپ نے اسلام اور عیسائیت کا گہرا مطالعہ کیا ہے آپکی تقریر کا موضوع "میں کیونکر احمدی ہوا" تھا جس میں آپ نے مدلل انداز میں ایمان افروز واقعات سنائے جو خدام کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔

بعدہ محترم امیر صاحب جماعتہائے سیرالیون نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی نوجوانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر کے آگے بڑھنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ احمدیت کوئی دنیاوی سوسائٹی نہیں بلکہ ایک الٰہی تحریک ہے جو غلبہ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجی جماعت برپا کی ہے اور ہم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنے اندر ایک پاک اور نیک تبدیلی پیدا نہ کریں۔ آپ نے نصیحت کی کہ احمدی نوجوانوں کو ملک و ملت کی دوسرے نوجوانوں کی نسبت زیادہ جوش و ولولہ سے اور زیادہ احسن طریق سے خدمت کرنی چاہیئے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے طلبگار رہنا چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے محترم امیر صاحب نے مجلس کی کارگزاری پر اظہار خوشنودی فرمایا اور امید ظاہر کی کہ مجلس پہلے سے بھی زیادہ فعال اور موثر رنگ میں خدام کی دینی تعلیمی اور تربیتی ترقی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی

محترم جناب امیر صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار لطیف احمد قائد مجلس بواجے بو نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور خدام کی طرف سے یقین دلایا کہ وہ اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کرنے کے لئے اپنی صلاحیتوں کے مطابق پوری کوشش کرتے رہیں گے۔ اور اسلام اور احمدیت کا پرچم بلند سے بلند تر کرنے کے عزم و ارادہ میں کبھی کمزوری نہیں آنے دیں گے۔ انشاء اللہ

آخر میں اجتماعی دعا کر دی۔ جس کے بعد یہ دلچسپ تربیتی اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

سیکرٹری

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالمجید صاحب ۲۰۲ ریل بازار گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبدالغنی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۳۷/۷ واقع محلہ دارالیمن الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) سکینہ بیگم صاحبہ (۲) مبارکہ نسرین صاحبہ (۳) صبیحہ بیگم صاحبہ (۴) رضیہ سلطانہ صاحبہ (۵) ناصرہ صاحبہ (۶) عبدالرشید صاحب (۷) عبدالحمید صاحب (۸) عبدالسمیع صاحب (۹) عبدالباسط صاحب لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست چوہدری اکبر علی صاحب آف چاکانوالی ۲۳ اور ۲۴ مارچ کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عشاء کی نماز کے لئے مسجد تشریف لے گئے اور واپس گھر آ گئے۔ نماز تہجد کے لئے دوست مسجد میں گئے تو انتظار کیا۔ وہ چارپائی پر مردہ پڑے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے نماز روزہ کے سختی سے پابند تھے چندوں میں باقاعدہ تھے حسن اخلاق کی وجہ سے غیر از جماعت دوستوں میں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی نماز جنازہ میں شمولیت کی اولاد نہیں تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور سوگوار بیوہ کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

محمد بدرالدین صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات

درخواست دعا

بندہ عرصہ سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے ان سے نجات پانے کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (شمع الٰہی احمد [illegible] ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

باقی سب کچھ وہیں رہ گیا۔"

آخری عمر میں آپ کو دو ایک ایسے بد حادثات سے دوچار ہونا پڑا جو آپ کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھائے جا رہے تھے ایک تو آپ کے مایہ ناز فرزند محمد احمد پانی پتی ۹ فروری ۱۹۶۲ء کو معمولی علالت کے بعد راہی عدم کو سدھار گئے عربی سے اردو ترجمہ کرنا محمد احمد پر ختم تھا اور بقول غلام محمد پرویز محمد احمد کے ترجمے اور ان پر حواشی پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ مترجم مصنف سے زیادہ صاحب بصیرت ہے۔ بحوالہ الفرقان ربوہ صفحہ ۳۹ اور دوسرا آپ کی اہلیہ کی وفات وفات کی فوری وجہ آپ کا گرنے سے حادثہ تھا جو جان [illegible] ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قائدین اپنی مجالس کی ماہ مارچ کی رپورٹ جلد بھجوائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۹)

مسل نمبر ۲۱۰۸۱

میں نصیرہ بیگم زوجہ نذیر محمد صاحب قوم ڈراج پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ /۳۲ روپے وصول شدہ
۲۔ زیور طلائی مالیتی /۶۰ روپے
۳۔ گھڑی کلائی مالیتی /۳۲ روپے
۴۔ چھ مرلہ کا پلاٹ ارمدھو فیروزپور روڈ لاہور مالیتی /۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نصیرہ بیگم زوجہ نذیر محمد صاحب بشیر سٹریٹ محلہ کرم آباد رحمان پورہ لاہور
گواہ شد: غلام مصطفےٰ ملک سیکرٹری تحریک جدید حلقہ رحمان پورہ لاہور۔
گواہ شد: عبدالقادر سیکرٹری مال صدر مجلس ... موضع رحمانپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۰۸۳

میں دین محمد ولد محمد بخش صاحب قوم جٹ عمر ۶۳ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان واقع احمد نگر مالیتی /۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: دین محمد ساکن احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: میر معین الدین ربوہ
گواہ شد: چوہدری ظہور احمد باجوہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۸۲

میں امتہ الکریم بنت محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری قوم جالب گکھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: امتہ الکریم ۲۸۷/۹ اے بی سینیا لائن کراچی
گواہ شد: حفیظ الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی
گواہ شد: ابرار احمد - زعیم خدام الاحمدیہ ۲۸۷/۹ اے بی سینیا لائن کراچی

مسل نمبر ۲۱۰۸۴

میں صادقہ بیگم زوجہ بشیر الحق صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹/۲/۷ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک انگوٹھی وزنی چار ماشے قیمت /۷۰ روپے
۲۔ گھڑی کلائی /۲۵ روپے۔
۳۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ /۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: صادقہ بیگم زوجہ بشیر الحق صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: نورالحق ولد شیخ فضل قادر صاحب مرحوم محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: شمس الحق ولد شیخ فضل قادر صاحب مرحوم۔ محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۰۸۵

میں ریشم بی بی بیوہ خواجہ محمد انور بٹ صاحب قوم کشمیری بٹ عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع چانگریاں ضلع سیالکوٹ قیمتی /۷۰۰ روپے۔
۲۔ حق مہر وصول شدہ مرحوم سے مبلغ /۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: ریشم بی بی زوجہ محمد انور صاحب معرفت ملک لطیف بٹ سیکرٹری امور عامہ احمد نگر ضلع جھنگ
گواہ شد: محمد لطیف سیکرٹری امور عامہ احمد نگر
گواہ شد: منور احمد بٹ احمد نگر ضلع جھنگ

قومیں سربلندی کے مقام پر کیونکر فائز ہوتی ہیں

گزشتہ سے پیوستہ سالانہ اجتماع پر ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مبارک خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ انصار اپنے بچوں یعنی خدام الاحمدیہ سے مالی میدان میں آگے نکلیں اس خواہش کا اظہار فرمانا اور آگے بڑھ نکلنے کی انصار سے توقع رکھنا انصار پر ایک احسان عظیم ہے کیونکہ مسابقت کی روح کے بغیر انتہائی ترقیات کی حدود کو چھونا ممکن نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید نے مومنوں کی شناخت ہی یہ بتائی ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صفت جس قوم میں بھی پیدا ہو جائے اسے اتنا بلند کر دیتی ہے کہ اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔"

(الفضل ۵ فروری ۵۵ء)

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پروگرام فوجی بھرتی بابت ماہ مئی ۱۹۷۳ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱-۵-۷۳	منگل	ریسٹ ہاؤس ساہیوال	سرگودھا
۲-۵-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس کٹھہ سگرال	سرگودھا
۳-۵-۷۳	جمعرات	ریسٹ ہاؤس بیلی	سرگودھا
۵-۵-۷۳	ہفتہ	سکول فروکہ	سرگودھا
۸-۵-۷۳	منگل	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۹-۵-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۱۰-۵-۷۳	جمعرات	یونین کونسل بن حافظ جی	میانوالی
۱۱-۵-۷۳	جمعہ	ریسٹ ہاؤس کمر مشانی	میانوالی
۱۲-۵-۷۳	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس قائد آباد	سرگودھا
۱۵-۵-۷۳	منگل	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۱۶-۵-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۱۷-۵-۷۳	جمعرات	ریسٹ ہاؤس شاہ نکڈر	سرگودھا
۱۹-۵-۷۳	ہفتہ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۲۲-۵-۷۳	منگل	ریسٹ ہاؤس ہرنولی	میانوالی
۲۳-۵-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۲۴-۵-۷۳	جمعرات	سکول ڈے والا	میانوالی
۲۶-۵-۷۳	ہفتہ	سکول کوٹ پہلوان	سرگودھا
۲۹-۵-۷۳	منگل	سکول چوڑہ کلاں	سرگودھا
۳۰-۵-۷۳	بدھ	سکول نورپور	سرگودھا
۳۱-۵-۷۳	جمعرات	ریسٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا

کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۶ انچ وزن ۱۱۳ پونڈ چھاتی ۳۲"-۳۰" تعلیم ...
عمر ۱۷ سال - ۲۰ سال عمر میٹرک الف اے ۲۱ سال عمر بی اے ۲۳ سال
امیدوار کان صاف کروا کر آئیں۔ اور اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ساتھ لائیں۔
وقت بھرتی آٹھ (۸) بجے صبح۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس

۱۸ ہجرت (مئی) تا یکم احسان (جون) ۱۳۵۲ھ / ۱۹۷۳ء

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۱۸ ہجرت (مئی) تا یکم احسان (جون) ۱۳۵۲ ہش (۱۹۷۳ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے تمام قائدین مجالس اور قائدین اضلاع و علاقہ کو بذریعہ سرکلر اس کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ بلا استثناء ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام قائدین اور عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ کلاس میں شمولیت کے لئے ابھی سے نمائندگان کو تیار کریں۔

ایسے خدام جو امسال میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہو رہے ہیں ان کو خصوصاً مدنظر رکھیں۔ اسی طرح دوسرے خدام کو بھی کلاس کے لئے تیار کیا جائے اگر کسی جگہ ایسا خادم نہ ملے تو معمولی پڑھے لکھے خادم کو بھجوایا جا سکتا ہے۔ تمام مجالس سے بھرپور کوشش کی درخواست ہے۔ (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

معلم برائے تعلیم القرآن

ربوہ کے بعض دوست اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے وقتاً فوقتاً معلم کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت نظارت ایسے ایک معلم کا انتظام کر سکتی ہے جو ٹرینڈ تجربہ کار معلم ہیں اور قرآن مجید کے علاوہ دوسرے متداول علوم بھی پڑھا سکتے ہیں۔

خواہشمند احباب دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

(ابوالعطاء)

وفات

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ کا چھوٹا بچہ عزیز مبارک لطیف احمد بعمر ۱۱ سال جو عرصہ دراز سے بیمار چلا آ رہا تھا چند یوم شدید بیمار رہنے کے بعد ۱۴ اپریل ۱۹۷۳ء کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین اور جملہ عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

اعلان گمشدہ رسیدات

جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۸۷۲۲ کی رسیدات نمبر ۲۹ تا ۱۰۰ کسی نامعلوم شخص نے پھاڑ ڈالی ہیں۔

لہٰذا بذریعہ اخبار احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس رسید بک کی مذکورہ رسیدات پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ ادا فرمائیں۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو جاوے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ھو الشافی

انوار کو اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ

کرائیں۔ مسوڑھے خراب ہوں تو اینٹی پائیوریا ۱۰/- دانتوں کی ہڈی میں نقص ہو تو اینٹی کیریز ۱۰/- بچوں کے لئے اینٹی کیریز فار بے بیز ۵/- درد دانت کے لئے ٹوتھ کیور ۲/- دانتوں کی صفائی کے بارہ میں رسالہ مفت۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۱۹۶ [illegible]

ضرورت استاد

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے ایسے دوست جو انگریزی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور ربوہ میں رہ کر خدمت دین کے خواہشمند ہوں وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کے نام درخواستیں ارسال فرمائیں

(وکیل التعلیم)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں پُر کرنے کے لئے محنتی و دیانتدار کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب خود خاکسار سے ملیں۔ گریڈ صدر انجمن احمدیہ کا منظور شدہ دیا جائے گا۔ نیز پنشن وغیرہ کا بھی حق ہو گا۔ آسامیاں یہ ہیں:

۱۔ مددگار کارکنہ برائے زنانہ سیکشن
۲۔ خاکروبہ
۳۔ خاکروب برائے مردانہ سیکشن۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

ولادت

خاکسار کے پسر اکبر منور احمد کے ہاں مورخہ ۶/۴/۷۳ کو پہلا فرزند تولد ہوا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب کا پڑپوتا ہے۔ احباب کرام نومولود کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور احمدیت کا جاں نثار سپاہی بنا دے۔ آمین۔

(حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دار الشفاء آر۔ ایم۔ پی [illegible])

قائدین کرام توجہ فرمائیں

شعبہ تعلیم مرکزیہ کی طرف سے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ایک سرکلر لیٹر بزم حسن بیان اور بزم الفاظ / سلطان القلم کے قیام اور شعبہ جات میں اپنی مساعی کو تیز کرنے کے لئے ارسال کیا جا چکا ہے تمام قائدین سے درخواست ہے کہ اپنی کارروائی سے مجلس مرکزیہ کو جلد مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

میرے خالو مکرم پیر نصیر احمد صاحب اے ٹی آئی۔ سوئی گیس لائل پور مہینے میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(داؤد احمد۔ معرفت کیپٹن محمد اسلم۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میری نہایت عزیز بھانجی صادقہ بنت میاں شبیر احمد صاحب اختر راولپنڈی ہی مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۲½ سال وفات پا گئی ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(محمود مجیب اصغر سپروائزر گرانٹ ہائی سکول)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲